حنیف احمد محمود۔برطانیہ

تقریر

ذیلی تنظیموں کا قیام اور حضرت مصلح موعودؓ کا عظیم کارنامہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (المجادلہ:22)

اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو
خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو
دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو
تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو

مکرم سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ **ذیلی تنظیموں کا قیام اور حضرت مصلح موعودؓ کا عظیم کارنامہ**

اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جو وعدے تھے اُن میں سے ایک وعدہ تا قیامت ایسی روحانی تربیت سے لبریز جماعت قائم کرنا تھی جو اپنی روحانی لَو سے دوسری لَو جلاتے ہوئے نیک اور مخلصین کی جماعت کو مستحکم کرتے چلے جائیں۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ آپؑ کی وفات کے بعد خلفاء کی ایسی قیادت مہیا کرتا چلا جائے جو حضرت مسیح موعودؑ کے اُستوار کردہ خطوط پر جماعت کو استحکام بخشتے جائیں۔ اس تقویٰ، طہارت اور الٰہی نور کو نسلاً بعد نسل منتقل کرنے کے گُر کو تمام خلفاء نے ہی خوب جانا اور اللہ کے دئے ہوئے قویٰ اور اُسی کی مدد سے اِسے نبھایا۔ بالخصوص موعود فرزندِ دلبند گرامی ارجمند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ اِسے خوب سمجھتے تھے۔ آپؓ نے مرکزی نظامِ جماعت کو مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے کے بعد جماعت میں ذیلی تنظیموں کا قیام فرما کر جماعت کے ہر فرد کو ایک مضبوط لڑی میں پرو دیا۔

آپؓ نے انسانی جسم کے نظام کا خوب سمجھا اور اِس کا بھرپور مطالعہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم میں ہنگامی صورتحال کا مقابلہ کرنے کے لئے بکثرت متبادل راستے تجویز کر رکھے ہیں۔ اگر ایک شریان بند ہو تو دوسری شریان نیا راستہ تلاش کر کے زندگی کو محفوظ کر لیتی ہے۔ ہم نے اکثر سنا ہے کہ ڈاکٹرز سے آپریشنز کے دوران بہت سی شریانیں اور باریک رگیں کٹ جاتی ہیں اور اُن رگوں میں بہنے والا خون متبادل رگوں کو تلاش کر کے خون کی روانی برقرار رکھتا ہے۔ اِسی مضمون کو سامنے رکھ کر آپؓ نے لجنہ اماء اللہ، ناصرات الاحمدیہ، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کا قیام فرمایا اور نظامِ جماعت کے ساتھ ان کا رابطہ قائم کرتے ہوئے فرمایا:

”اگر ایک طرف نظارتیں جو نظام کی قائم مقام ہیں عوام کو بیدار کرتی رہیں اور دوسری طرف خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ جو عوام کے قائم مقام ہیں نظام کو بیدار کرتے رہیں تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ کسی وقت جماعت کُلی طور پر گر جائے اور اس کا قدم ترقی کی طرف اٹھنے سے رک جائے۔ جب بھی ایک غافل ہو گا دوسرا اسے جگانے کے لئے تیار ہو گا..... یاد رکھو! اگر اصلاحِ جماعت کا سارا دارومدار نظارتوں پر ہی رہا تو جماعت احمدیہ کی زندگی کبھی لمبی نہیں ہو سکتی۔ یہ خدائی قانون ہے جو کبھی بدل نہیں سکتا کہ ایک حصہ سوئے گا اور ایک حصہ جاگے گا۔ ایک حصہ غافل ہو گا اور ایک حصہ ہوشیار ہو گا۔ خدا تعالیٰ نے دنیا کو گول بنا کر فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے قانون میں یہ بات داخل ہے کہ دنیا کا ایک حصہ سوئے اور ایک حصہ جاگے..... یہی نظام اور عوام کے کام کا تسلسل دنیا میں دکھائی دیتا ہے۔“

(الفضل 17 نومبر 1943ء)

سامعین! ان سب تنظیموں نے جو اثرات مرتب کئے ان کا ذکر کرتے ہوئے مجلس احرار کا ترجمان زمزم لکھتا ہے:

"ایک ہم ہیں کہ ہماری کوئی بھی تنظیم نہیں اور ایک وہ ہیں کہ جن کی تنظیم در تنظیم کی تنظیمیں ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ آوارہ منتشر اور پریشان ہیں۔ ایک وہ ہیں کہ حلقہ در حلقہ محدود و محصور اور مضبوط اور منظم ہیں۔ ایک حلقہ احمدیت ہے۔ اس میں چھوٹا بڑا زن و مرد، بچہ بوڑھا، ہر احمدی مرکز "نبوت" پر مرکوز و مجتمع ہے۔ مگر تنظیم کی ضرورت اور برکات کا علم و احساس ملاحظہ ہو کہ اس جامع و مانع تنظیم پر بس نہیں۔ اس وسیع حلقہ کے اندر متعدد چھوٹے چھوٹے حلقے بنا کر ہر فرد کو اس طرح جکڑ دیا گیا ہے کہ ہل نہ سکے۔ عورتوں کی مستقل جماعت لجنہ اماء اللہ ہے۔ اس کا مستقل نظام ہے۔ سالانہ جلسہ کے موقع پر اس کا جداگانہ سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ خدام الاحمدیہ نوجوانوں کا جدا نظام ہے۔ پندرہ تا چالیس سال کے ہر فرد جماعت کا خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا ضروری ہے۔ چالیس سال سے اوپر والوں کا مستقل ایک اور حلقہ ہے۔ انصار اللہ جس میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان تک شامل ہیں۔ میں ان واقعات اور حالات میں مسلمانوں سے صرف اس قدر دریافت کرتا ہوں کہ کیا ابھی تمہارے جاگنے اور اٹھنے اور منظم ہونے کا وقت نہیں آیا؟ تم نے ان متعدد مورچوں کے مقابلہ میں کوئی ایک بھی مورچہ لگایا؟ حریف نے عورتوں تک کو میدان جہاد میں لا کھڑا کیا..... میرے نزدیک ہماری ذلت و رسوائی اور میدان کشاکش میں شکست و پسپائی کا ایک بہت بڑا سبب یہی غلط معیار شرافت ہے۔"

(زمزم لاہور 23 جنوری 1945ء بحوالہ الفضل 18 اپریل 1945ء)

حضورؓ نے ایک موقع پر خدام، اطفال، انصار اور لجنہ کو نظام جماعت کی چار دیواری سے تشبیہہ دے کر اِن تنظیموں میں تمام احباب و خواتین کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جس طرح ہم اپنے گھروں کی دیواروں کی حفاظت کرتے ہیں، سفیدی، رنگ و روغن کرتے اور اُن کی مرمتیں کرواتے رہتے ہیں تا اِن پر قائم چھت مضبوط رہے اِسی طرح اپنے اعمال، نیکیوں اور تقویٰ سے جماعت کی اِن ذیلی تنظیموں کی صورت میں دیواروں کو مضبوط کرنا اور رکھنا ہمارا فرض ہے۔

سامعین! اب مَیں ذیلی تنظیموں کے قیام کو اُسی ترتیب سے آپ سامعین کے سامنے رکھتا ہوں جس ترتیب سے اِن کا قیام عمل میں آیا۔ سب سے پہلے لجنہ اماءِ اللہ کو لیتے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کا قیام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنی زوجہ مکرمہ امۃ الحیٔ صاحبہ کی تحریک پر 25 دسمبر 1922ء کو لجنہ اماءِ اللہ کی بنیاد رکھی۔ جب اس تنظیم کا قیام عمل میں آیا تو لجنہ کی ممبرات نے اُمّ المؤمنین حضرت نصرت جہاں بیگمؓ کی خدمت میں اس کی صدارت قبول کرنے کی درخواست کی۔ آپؓ نے پہلے ہی اجلاس میں حضرت ام ناصرؓ کو اپنی جگہ بٹھا کر صدارت کے لئے آپ کو نامزد فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 15 دسمبر 1922ء کو اپنے قلم سے قادیان کی مستورات کے نام ایک 17 نکاتی مضمون میں عورتوں کو دینی تعلیم و تربیت کے لئے ایک مجلس کے قیام کی ترغیب دی اور فرمایا کہ جو عورتیں اس سے متفق ہوں وہ مجھے اطلاع دیں۔ اس ابتدائی تحریک پر قادیان کی تیرہ خواتین نے دستخط کئے۔ حضورؓ کے فرمان پر 25 دسمبر 1922ء کو دستخط کرنے والی تمام خواتین حضرت اماں جانؓ کے گھر میں جمع ہوئیں۔ حضور نے نماز ظہر کے بعد ایک مختصر تقریر فرمائی اور لجنہ کا قیام عمل میں آیا۔ اس اجلاس اوّل کے بعد لجنہ اماء اللہ کے مفصل قواعد رسالہ تادیب النساء میں شائع کر دئے گئے اور اس طرح باقاعدہ سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے احمدی مستورات کی اصلاح و تنظیم کے لئے فروری اور مارچ 1923ء کے تین اجلاسوں میں نہایت جامعیت کے ساتھ دینی اور دنیاوی علوم کی تفصیلات بیان فرمائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حضورؓ نے خدمتِ دین کا عملی جوش پیدا کرنے کے لئے تعمیر مسجد برلن کی ذمہ داری بھی احمدی مستورات پر ڈالی اور اس کے لئے چندہ کی فراہمی کا کام "لجنہ اماء اللہ" کے سپرد فرمایا اور دو سال بعد خواتین میں دینی تعلیم عام کرنے کے لئے 17 مارچ 1925ء کو مدرسۃ الخواتین جاری فرمایا۔ جس میں حضورؓ اور دیگر علمائے کرام تعلیم دیتے رہے اِس کے نتیجہ میں خواتین کے مرکزی اداروں اور درسگاہوں کے لئے معلمات اور کارکنات میسّر آتی رہیں۔ 15 دسمبر 1926ء کو لجنہ کا ماہوار رسالہ "مصباح" جاری ہوا جس سے احمدی خواتین کی تربیت و تنظیم کو بہت تقویت پہنچی۔

سامعین! ممبرات میں علمی ذوق بڑھانے کی بات ہو رہی ہے اِس ضمن میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ 16 ستمبر 1927ء کو حضرت امۃ الحیٔ صاحبہ کی یاد میں "امۃ الحیٔ لائبریری" کا قیام عمل میں آیا اور اس کی نگرانی حضرت سیدہ اُمّ طاہر کو تفویض ہوئی۔ پارٹیشن کے بعد اس لائبریری کا احیاء جنوری 1960ء کو ربوہ میں ہوا۔

1930ء میں لجنہ کو مجلس شوریٰ میں نمائندگی کا حق ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یکم اپریل 1938ء کو حکم دیا کہ جہاں جہاں لجنہ ابھی قائم نہیں ہوئی وہاں کی عورتیں اپنے ہاں لجنہ اماء اللہ قائم کریں اور وہ بھی اپنے آپ کو تحریک جدید کا حصہ سمجھیں۔ ماہ اپریل 1944ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو الہام ہوا۔ "اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔"

سامعین! لجنہ اماء اللہ کی تنظیم اپنی نوعیت اور ہیئت کے اعتبار سے ایک مثالی تنظیم بنتی گئی۔ مولوی عبد المجید صاحب قرشی ایڈیٹر اخبار تنظیم امرتسر نے اِس بارہ میں لکھا:

"لجنہ اماء اللہ قادیان احمدیہ خواتین کی انجمن کا نام ہے۔ اس انجمن کے ماتحت ہر جگہ عورتوں کی اصلاحی مجالس قائم کی گئی ہیں اور اس طرح پر وہ تحریک جو مردوں کی طرف اٹھتی ہے خواتین کی تائید سے کامیاب بنائی جاتی ہے اس انجمن نے تمام احمدیہ خواتین کو سلسلہ کے مقاصد کے ساتھ عملی طور پر وابستہ کر دیا ہے۔ عورتوں کا ایمان مردوں کی نسبت زیادہ مخلص اور مربوط ہوتا ہے۔ عورتیں مذہبی جوش کو مردوں کی نسبت زیادہ محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کی جس قدر کارگذاریاں اخبارات میں چھپ رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیوں کی آئندہ نسلیں موجودہ کی نسبت زیادہ مضبوط اور پُرجوش ہوں گی اور احمدی عورتیں اس چمن کو تازہ دم رکھیں گی جس کا مرور زمانہ کے باعث اپنی قدرتی شادابی اور سرسبزی سے محروم ہونا لازمی تھا۔"

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 310)

ناصرات الاحمدیہ کا قیام

سامعین! حاضرین کی دلچسپی برقرار رکھنے کے لئے ناصرات الاحمدیہ کے قیام کا ذکر کر دوں۔ فروری 1939ء میں احمدی بچیوں کے لئے "ناصرات الاحمدیہ" کے نام سے ایک انجمن کا قیام عمل میں آیا جس کی صدر محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ، سیکرٹری صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور اسسٹنٹ سیکرٹری طاہرہ بیگم صاحبہ مقرر ہوئیں۔

(الفضل 5 جولائی 1939ء)

ناصرات الاحمدیہ کی محرک مکرمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کا بیان ہے کہ:

"جب میں دینیات کلاس میں پڑھتی تھی۔ میرے ذہن میں یہ تجویز آئی کہ جس طرح خواتین کی تعلیم و تربیت کے لئے لجنہ اماء اللہ قائم ہے۔ اسی طرح لڑکیوں کے لئے بھی کوئی مجلس ہونی چاہئے۔ چنانچہ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کی بیگم صاحبہ اور مکرم و محترم حافظ بشیر الدین صاحب کی بیگم صاحبہ اور اسی طرح اپنی کلاس کی بعض اور بہنوں سے اس خواہش کا اظہار کیا اور ہم سب نے مل کر لڑکیوں کی ایک انجمن بنائی جس کا نام حضرت اقدس کی منظوری سے ناصرات الاحمدیہ رکھا گیا۔ شروع میں تو اس کے اجلاس بھی ہمارے سکول میں ہوتے رہے اور سکول کی طالبات ہی اس کی ممبر رہیں۔ لیکن میری شادی کے بعد جب میں سندھ چلی گئی تو اس مجلس کا انتظام لجنہ اماء اللہ نے سنبھال لیا اور اس کے زیر انتظام اس مجلس کے امور سرانجام پاتے رہے۔"

یہاں پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ احمدی عورتوں کی عمومی تعلیم کا معیار بلند کرنے کے لئے حضور کی دیگر تحریکات کا ذکر کر دیا جائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مبارک ہاتھوں مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام 1938ء کے آغاز میں ہوا۔ تاہر زمانے میں جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی تربیت اس طور پر ہوتی رہے کہ وہ احمدیت کا جھنڈا وہ بلند رکھیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کی براہ راست قیادت، غیر معمولی توجہ اور حیرت انگیز قوت قدسی کی بدولت مجلس خدام الاحمدیہ میں تربیت پانے کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کو ایسے مخلص اور ایثار پیشہ اور دردمند دل رکھنے والے اور انتظامی قابلیتیں اور صلاحیتیں رکھنے والے مدبّر دماغ میسر آتے گئے جنہوں نے آگے چل کر سلسلہ احمدیہ کی عظیم ذمہ داریوں کا بوجھ نہایت خوش اسلوبی اور کامیابی سے اپنے کندھوں پر اٹھایا اور آئندہ زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ ہر نسل میں ایسے لوگ پیدا کرتا چلا جائے گا۔ ان شاء اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولادوں کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولادوں کے دلوں میں۔ یہاں تک یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے۔ ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کرے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔ اگر ایک یا دو نسلوں تک یہ تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دے گی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔"

(الفضل 17 فروری 1939ء)

سامعین! 31 جنوری 1938ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خصوصی اجازت اور شیخ محبوب عالم صاحب ایم اے کی دعوت پر قادیان کے دس نوجوان ان کے مکان (متصل بورڈنگ مدرسہ احمدیہ) پر جمع ہوئے۔

ان دس احباب نے صدارت کے لئے مولوی قمر الدین صاحب کا اور سیکرٹری کے لئے شیخ محبوب عالم صاحب خالد کا انتخاب کیا۔ ان نوجوانوں نے خدا تعالیٰ کے فضل و نصرت پر بھروسہ رکھتے ہوئے تائید خلافت میں کوشاں رہنے اور اس کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنہ کے خلاف سینہ سپر ہونے کا عزم کیا۔

حضورؓ نے 4 فروری 1938ء کو اس تنظیم کو "مجلس خدام الاحمدیہ" کے نام سے موسوم فرمایا اور فروری اور مارچ میں قادیان کے مختلف حلقوں میں اس کی شاخیں قائم کر دی گئیں۔ اس دوران میں مجلس کا کام یہ تھا کہ اس کے ارکان قرآن و حدیث، تاریخ، فقہ اور احمدیت کے متعلق کتب دینیہ کا مطالعہ کرتے اور مخالف احمدیت فتنوں کے جواب میں تحقیق و تدقیق کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اِن اراکین کی ابتدائی علمی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"اگر دوست چاہتے ہیں کہ وہ تحریک جدید کو کامیاب بنائیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ جس طرح ہر جگہ لجنات اماء اللہ قائم ہیں اسی طرح ہر جگہ نوجوانوں کی انجمنیں قائم کریں۔ قادیان میں بعض نوجوانوں کے دل میں اس قسم کا خیال پیدا ہوا تو انہوں نے مجھ سے اجازت حاصل کرتے ہوئے ایک مجلس خدام الاحمدیہ کے نام سے قائم کر دی ہے..... میں نے خاص طور پر انہیں یہ ہدایت دی ہے کہ جن لوگوں کی شخصیتیں نمایاں ہو چکی ہیں ان کو اپنے اندر شامل نہ کیا جائے تا انہیں خود کام کرنے کا موقع ملے ہاں دوسرے درجہ یا تیسرے درجہ کے لوگوں کو شامل کیا جا سکتا ہے تا انہیں خود کام کرنے کی مشق ہو اور قومی کاموں کو سمجھ سکیں اور انہیں سنبھال سکیں۔ چنانچہ میں نے دیکھا ہے کہ اس وقت تک انہوں نے جو کام کیا ہے اچھا کیا ہے اور محنت سے کیا ہے..... شروع میں وہ بہت گھبرائے۔ انہوں نے اِدھر اُدھر سے کتابیں لیں اور پڑھیں اور لوگوں سے دریافت کیا کہ فلاں بات کا کیا جواب دیں۔ مضمون لکھے اور بار بار کاٹے مگر جب مضمون تیار ہو گئے اور انہوں نے شائع کئے تو وہ نہایت اعلیٰ درجہ کے تھے۔"

(الفضل 10 اپریل 1938ء)

سامعین! اپریل 1938ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ارشاد فرمایا کہ قبل ازیں مجلس خدام الاحمدیہ کا کام صرف علمی حد تک تھا۔ مگر اب اس کا پروگرام مندرجہ ذیل تجویز ہوا:

1۔ اپنے ہاتھ سے روزانہ اجتماعی صورت میں آدھا گھنٹہ کام کرنا

2۔ درس و تدریس۔

3۔ تلقین پابندی نماز۔

4۔ بیوگان، معذوروں اور مریضوں کی خبر گیری۔

5۔ تکفین و تدفین اور تقاریب میں امداد وغیرہ

اس بنیادی پروگرام کے ساتھ ساتھ حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کے نوجوانوں کو آوارہ گردی کو روکنے اور فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کی طرف بھی متوجہ فرمایا۔

ان ابتدائی مراحل سے گزرنے کے بعد بالآخر خدام الاحمدیہ کا مستقل لائحہ عمل حسب ذیل قرار پایا اور اسی کے مطابق مجلس کا کام بھی مختلف شعبوں میں تقسیم کیا گیا۔

1۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نوجوانوں کی تنظیم

2۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نوجوانوں میں قومی روح اور ایثار پیدا کرنا

3۔ دینی تعلیم کی ترویج و اشاعت

4۔ نوجوانوں میں ہاتھ سے کام کرنے اور صاف ماحول میں رہنے کی عادت پیدا کرنا۔

5۔ نوجوانوں میں مستقل مزاجی پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

6۔ نوجوانوں کی ذہانت کو تیز کرنا۔

7۔ نوجوانوں کو قومی بوجھ اٹھانے کے قابل بنانے کے لئے ان کی ورزش جسمانی کا اہتمام

8۔ نوجوانوں کو دینی اخلاق میں رنگین کرنا (مثلاً سچ، دیانت اور پابندی نماز وغیرہ)

9۔ قوم کے بچوں کو اس رنگ میں تربیت اور نگرانی کہ ان کی آئندہ زندگیاں قوم کے لئے مفید ثابت ہو سکیں۔

10۔ نوجوانوں کو سلسلہ کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لینے کی ترغیب و تحریص

11۔ نوجوانوں میں خدمت خلق کا جذبہ

12۔ نوجوانان سلسلہ کی بہتری کے لئے حتی الوسع ہر مفید بات کو جامۂ عمل پہنانا

سامعین! یہ تنظیم جماعت احمدیہ میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے جس کا ماٹو "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" اور "تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں" ہے۔

اس تنظیم کی تربیت خلفاء سلسلہ کے مقدس ہاتھوں سے ہوتی رہی اور خود حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ خلافت سے قبل اِن تنظیموں کے صدر رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی کلیدی عہدوں پر خدمات سرانجام دیں ہیں۔

26 جولائی 1940ء کو حضورؓ نے مجلس اطفال الاحمدیہ کے قیام کا اعلان فرمایا۔ یہ تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر نگرانی بہترین تربیتی و تعلیمی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

مجلس انصار اللہ کا قیام

سامعین! دو تنظیموں کے قیام کی وجہ سے جماعت میں خدمت دین کا ایک خاص ماحول پیدا ہو چکا تھا۔ جبکہ تیسرا طبقہ یعنی جماعت کے بزرگ احباب کو سٹریم لائن میں لانا ابھی باقی تھا۔ چنانچہ حضورؓ نے 26 جولائی 1940ء کو چالیس سال سے اوپر کے احمدیوں کی ایک مستقل تنظیم کی بنیاد رکھی، جس کا نام "مجلس انصار اللہ" تجویز فرمایا اور آغاز سے ہی قادیان میں رہنے والے اس عمر کے تمام احمدیوں کی شمولیت اس میں لازمی اور ضروری قرار دی۔ انصار اللہ کی تنظیم کا عارضی پریذیڈنٹ مولوی شیر علی صاحب کو نامزد فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے مجلس انصار اللہ کی نسبت بعض بنیادی ہدایات بھی دیں۔

حضورؓ نے فرمایا:

"چالیس سال سے اوپر والے جس قدر آدمی ہیں وہ انصار اللہ کے نام سے اپنی ایک انجمن بنائیں اور قادیان کے وہ تمام لوگ جو چالیس سال سے اوپر ہیں اس میں شریک ہوں۔ ان کے لئے لازمی ہو گا کہ وہ روزانہ آدھ گھنٹہ خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ اگر مناسب سمجھا گیا تو بعض لوگوں سے روزانہ آدھ گھنٹہ لینے کی بجائے مہینہ میں 3 دن یا کم و بیش اکھٹے بھی لئے جا سکتے ہیں۔ مگر بہر حال تمام بچوں، بوڑھوں اور نوجوانوں کا بغیر استثناء کے قادیان میں منظم ہو جانا لازمی ہے..... تین سیکرٹری میں نے اس لئے مقرر کئے ہیں کہ مختلف محلوں میں کام کرنے کے لئے زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہے ان کو فوراً قادیان کے مختلف حصوں میں اپنے آدمی بٹھا دینے چاہئیں اور چالیس سال سے اوپر عمر رکھنے والے تمام لوگوں کو اپنے اندر شامل کرنا چاہئے۔ یہ بھی دیکھ لینا چاہئے کہ لوگوں کو کس قسم کے کاموں میں سہولت ہو سکتی ہے اور جو شخص جس کام کے لئے موزوں ہو اس کے لئے اس سے نصف گھنٹہ روزانہ کام لیا جائے۔ یہ نصف گھنٹہ کم سے کم وقت ہے اور ضرورت پر اس سے بھی زیادہ وقت لیا جا سکتا ہے۔ میرا ان دونوں مجلسوں سے ایسا ہی تعلق ہو گا جیسا مربی کا تعلق ہوتا ہے اور ان کے کام کی آخری نگرانی میرے ذمہ ہو گی یا جو بھی خلیفہ وقت ہو۔ میرا اختیار ہو گا کہ جب بھی مناسب سمجھوں ان دونوں مجلسوں کا اجلاس اپنی صدارت میں بلالوں اور اپنی موجودگی میں ان کو اپنا اجلاس منعقد کرنے کے لئے کہوں۔

یہ اعلان پہلے صرف قادیان والوں کے لئے ہے اس لئے ان کو میں پھر متنبہ کرتا ہوں کہ کوئی فرد اپنی مرضی سے ان مجالس سے باہر نہیں رہ سکتا۔ سوائے اس کے جو اپنی مرضی سے ہمیں چھوڑ کر الگ ہو جانا چاہتا ہو۔ ہر شخص کو حکمًا اس تنظیم میں شامل ہونا پڑے گا اور اس تنظیم کے ذریعہ علاوہ اور کاموں کے اس امر کی بھی نگرانی رکھی جائے گی کہ کوئی شخص ایسا نہ رہے جو مسجد میں نماز باجماعت پڑھنے کا پابند نہ ہو۔ سوائے ان زمینداروں کے جنہیں کھیتوں میں کام کرنا پڑتا ہے۔ یا سوائے ان مزدوروں کے جنہیں کام کے لئے باہر جانا پڑتا ہے۔ گو ایسے لوگوں کے لئے بھی میرے نزدیک کوئی نہ کوئی ایسا انتظام ضرور ہونا چاہئے جس کے ماتحت وہ اپنی قریب ترین مسجد میں نماز باجماعت پڑھ سکیں۔ اس کے ساتھ ہی میں بیرونی جماعتوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی مجالس تو اکثر جگہ قائم ہی ہیں۔ اب انہیں ہر جگہ چالیس سال سے زائد عمر والوں کے لئے مجالس انصار اللہ قائم کرنی چاہئیں۔ ان مجالس کے وہی قواعد ہوں گے جو قادیان میں مجلس انصار اللہ کے قواعد ہوں گے۔ مگر سر دست باہر کی جماعتوں میں داخلہ فرض کے طور پر نہیں ہو گا بلکہ ان مجالس میں شامل ہونا ان کی مرضی پر موقوف ہو گا۔ لیکن جو پریذیڈنٹ یا امیر یا سیکرٹری ہیں ان کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ کسی نہ کسی مجلس میں شامل ہوں۔ کوئی امیر نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ کوئی پریذیڈنٹ نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو اور کوئی سیکرٹری نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اگر اس کی عمر پندرہ سال سے اوپر اور چالیس سال سے کم ہے تو اس کے لئے خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا ضروری ہو گا اور اگر وہ چالیس سال سے اوپر ہے تو اس کے لئے انصار اللہ کا ممبر ہونا ضروری ہو گا۔ اس طرح ڈیڑھ سال تک دیکھنے کے بعد خدا نے چاہا تو آہستہ آہستہ باہر بھی ان مجالس میں شامل ہونا لازمی کر دیا جائے گا۔"

(الفضل یکم اگست 1940ء)

سامعین! وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خلافت کے سایہ تلے یہ تنظیمیں پھیلتی، پھلتی اور پھولتی رہیں اور قادیان کے چھوٹے سے ماحول میں جنم لینے والیں یہ تنظیمیں ترقی کرتی ہوئیں کُل عالَم میں پھیل گئیں۔ کہاں مرکز کا صدر مرکزیہ کہلاتا تھا اور وہ حسبِ ضرورت اور حسبِ گنجائش دنیا بھر میں تشکیل پانے والی ذیلی تنظیموں کا جائزہ لینے اور انہیں گائیڈ لائن دینے دورہ کیا کرتا تھا جبکہ اب ہر ملک میں ہر تنظیم کا الگ سے صدر ہے جو براہِ راست خلیفۃ المسیح کی رہنمائی میں کام کرتا ہے یا کرتی ہے۔ اِن کے الگ سے اجتماعات ہوتے ہیں، الگ سے چندہ کا نظام ہے، الگ سے عہدیدار ہیں۔ اِن کے خلیفۃ المسیح کی سربراہی میں الگ سے نگران مقرر ہیں جو حضور ایدہ اللہ سے رہنمائی لے کر مختلف ممالک کے صدور تک ہدایات پہنچاتے ہیں اور یوں یہ تنظیمیں تمام دنیا میں احمدیت اور انسانیت کی خاطر قابل رشک خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت ڈالتا چلا جائے۔ آمین

میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو
ظلمتِ رنج و غم و درد سے محفوظ رہو
مہرِ انوار درخشندہ رہے شام نہ ہو

(کمپوزڈ بائی: منہاس محمود۔ جرمنی)

۞۞۞۞